مسند الامام الاعظم

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس

مسند امام اعظم

مترجم اردو

۵۲۳ احادیث نبوی کا ایمان افروز اور بے مثل ذخیرہ جسے حنفی مسلک کے بانی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت نے جمع فرما کر
عالم اسلام پر احسان عظیم فرمایا ہے

اردو ترجمہ مع تشریح

مولانا دوست محمد شاکر صاحب

ناشر

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس

۱۲۹۱، کوتانہ اسٹریٹ، سوئی والان، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

۷۸۶

نام کتاب ———— مسند امام اعظم رح
ناشر ———— اعتقاد پبلشنگ ہاؤس
باہتمام ———— اعتقاد حسین صدیقی
سن اشاعت ———— مئی ۱۹۸۷ء
مطبع ————
کل صفحات ———— ۳۳۴
قیمت ———— روپے

باہر والے حضرات اس پتہ پر لکھیں
اعتقاد پبلشنگ ہاؤس [illegible] ہاؤس
۵۱۱، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

Office: 511, Matia Mahal, Near Aslam Guest House, Delhi-6

عرض ناشر

قرآن مجید کے بعد [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ احادیث [illegible] [illegible] حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ [illegible] مسند امام اعظم [illegible] فقہ حنفی [illegible] مسند امام اعظم [illegible] احادیث [illegible] حنفی مسلک [illegible] [illegible]

[illegible]

دین کا خادم

اعتقاد حسین صدیقی

اما تقرأ القرآن؟ نے جواب دیا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟

تشریح: گویا اس سوال سے یہ بتانا چاہتی ہیں کہ قرآن پورا کا پورا آنحضرت کی عادات طیبہ و خصائل محمودہ کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔ اور آپ کی اخلاقی زندگی اور سیرت پاک کا نہایت واضح نقشہ سامنے رکھتا ہے۔ یا یوں کہئے کہ خود آنحضرت اپنے اخلاق پاک عادات پسندیدہ و اعمال برگزیدہ سے قرآن کریم کی صحیح تفسیر و تشریح فرماتے تھے۔ للٰذا جو آپکے اخلاق سے واقف ہے تو وہ گویا قرآن مجید سے آشنا ہے۔ گویا ایک قرآن تو دو دفتیوں کے درمیان تھا اور دوسرا قرآن خود آنحضور کی ذات اقدس تھی۔

۲۶۱/۸ **ابو حنیفة** عن مسلم عن انسؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجیب دعوة المملوك ویعود المریض ویرکب الحمار۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلام کی دعوت قبول فرماتے۔ بیمار کی مزاج پرسی کرتے اور حمار پر سوار ہوتے تھے۔

تشریح: غلام سے مراد وہ غلام ہے جو آزاد کر دیا گیا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ اگر غلام اپنے آقا کی طرف سے اگر دعوت پیش کرتا تو آپ قبول فرماتے۔ یعنی اگرچہ خداوند تعالیٰ نے آنحضرت کو دین و دنیا کی بادشاہت و سرداری نصیب فرمائی تھی لیکن کبر نخوت و فخر و غرور و تمکنت و مجبوری شان آنحضرت کے پاس نہ پھٹکی تھی۔ بلکہ اعمال و برتاؤ اور معاملات میں تواضع انکسار کا۔ فروتنی ظاہر فرماتے۔ مثلاً غریب سا غریب آدمی دعوت پیش کرتا۔ تو قبول فرما لیتے۔ کوئی معمولی سا معمولی مسلمان بیمار ہوتا تو اس کی مزاج پرسی و عیادت کو تشریف لے جاتے اور اس کو تسلی دیتے ہوں۔ سواری کے لئے کبھی حمار کو استعمال فرماتے۔ حالانکہ عرب میں امراء۔ اونٹ و گھوڑے پر سوار ہوتے اور غرباء حمار پر مگر آپ انتہا کے طور پر حمار پر بھی سوار ہو لیتے۔

۲۶۲/۹ **ابو حنیفة** عن حماد عن ابراهیم عن الاسود عن عائشةؓ قالت کانی انظر الی بیاض قدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث اتی الصلوة فی مرضه۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی سفیدی کو اب بھی دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ اپنی بیماری میں نماز کے لئے تشریف لائے۔

تشریح: یعنی مجھے وہ منظر ابھی تک ایسا یاد ہے کہ گویا وہ میں ابھی دیکھ رہی ہوں۔ اور وہ سارا نقشہ میری نظروں کے سامنے پھر رہا ہے کہ آقا نے دو جہاں مرض الموت میں مسجد میں تشریف لے جا رہے ہیں۔

۲۶۳/۱۰ **ابو حنیفة** عن حماد عن ابراهیم عن الاسود عن عائشةؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما مرض المرض الذی قبض فیه استحل ان یکون فی بیتی فاحللن

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ نے ازواج مطہرات سے میرے گھر رہنے کی اجازت طلب فرمائی سب نے دیکھ بھال

له قالت فلما سمعت ذلك ثمت مسرعة فکنست بیتی ولیس لی خادم وفرشت له فراشا حشوه رفقته الا ذخر فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یهادی بین رجلین حتی وضع علی فراشی۔

ہو کر، آپ کو اجازت دی کہتی ہیں کہ جب میں نے یہ سنا تو لپک کر گھر میں جھاڑو دی کیونکہ میرے پاس کوئی خادم نہ تھا۔ اور اسخاب کے لئے وہ فرش بچھایا جسکے گدّے کے تکیوں میں اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کا سہارا لئے تشریف آور ہوئے۔ اور آپ کو میرے فرش پر بٹھا دیا گیا۔

تشریح: آنحضور کے اس اجازت طلب کرنے کے بارے میں بخاری میں مفصل تذکرہ موجود ہے۔

۲۶۴/۱۱ **ابو حنیفة** عن یزید عن انسؓ ان ابا بکرؓ رأی من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خفة فاستاذنه الی امرأته بنت خارجة وکانت فی حوائط الانصار وکان ذلك واعة الموت ولا یشعرون ثم توفی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تلك اللیلة فاصبح وجعل الناس یترامون فامر ابو بکر غلاما یستمع ثم یخبره فقال اسمعهم یقولون مات محمد صلی اللہ علیه وسلم فاشتد ابو بکر وهو یقول واقطع ظهراه فما بلغ ابو بکر المسجد حتی ظنوا انه لم یبلغ وارجف المنافقون فقالوا لو کان محمد نبیا لم یمت۔

فقال عمرؓ لا اسمع رجلا یقول مات محمد صلی اللہ علیه وسلم الا ضربته بالسیف فکفوا لذلك۔

فلما جاء ابو بکر والنبی صلی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں افاقہ دیکھا تو اپنی بیوی بنت خارجہ کے پاس جانے کی اجازت چاہی۔ جو انصار کے باغوں میں رہائش پذیر تھیں۔ حالانکہ یہ افاقہ دراصل موت کا تھا۔ مگر اس کو نہ سمجھ سکے۔ آپ نے ان کو اجازت دیدی اور پھر اسی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا جب صبح ہوئی تو لوگ آنجناب کیطرف دوڑنے لگے حضرت ابو بکرؓ نے غلام کو بھیجا کہ حقیقت حال کی خبر پہنچائے۔ اس نے کہا کہ میں لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو حضرت ابو بکرؓ نے درد و کرب سے کہا ہائے افسوس کمر ٹوٹ گئی۔ تو حضرت ابو بکرؓ مسجد میں نہ پہنچے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ کو واقعہ کی خبر نہ ہوئی۔ اور منافق یہ باتیں بنانے لگے کہ اگر نبی ہوتے تو انتقال نہ فرماتے۔ یہ حضرت عمرؓ بول اٹھے کہ میں کسی شخص کو یہ کہتا ہوا نہ سنوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کر گئے۔ ورنہ تلوار سے گردن اڑا دوں گا۔ چنانچہ آپکے اس قول سے منافق اس کلمات سے رک گئے۔ پھر جب حضرت ابو بکرؓ

الله عليه وسلم مسجى فكشف الثوب عن وجهه ثم جعل يلثمه فقال ما كان الله ليذيقك الموت مرتين انت اكرم على الله من ذلك -

ثم خرج ابوبكر فقال يا ايها الناس من كان يعبد محمدا فان محمدا قد مات ومن كان يعبد رب محمد فان رب محمد لا يموت ثم تلا وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا وسيجزي الله الشاكرين قال فقال عمر رض لكانا لم نقرأها قبلها قط فقال الناس مثل مقالة ابي بكر من كلامه وقراءته ومات ليلة الاثنين فمكث ليلتين و يومين ودفن يوم الثلثاء وكان اسامة بن زيد واوس بن خولي يصبان وعلي والفضل يغسلانه صلى الله عليه وسلم ۔

آئے ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کپڑا پڑا ہوا تھا۔ آپ نے آنحضرت کے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دو موتوں کی تلخی نہ چکھائے گا۔ آپ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بزرگ ہیں (اس کلام سے حضرت عمر کے قول کی تردید مقصود ہے) پھر حضرت ابوبکر باہر آئے ۔ اور کہا کہ اے لوگو جو محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد تو بیشک مر گئے اور جو محمد کے رب کی عبادت کرتا تھا تو محمد کا رب نہیں مرے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ”وما محمد الا رسول“ کہ محمد نہیں ہیں مگر ایک رسول تحقیق ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں۔ اگر وہ مر گئے یا قتل کئے گئے تو کیا تم پلٹ جاؤ گے اپنی ایڑیوں کے بل اور جو پلٹ جائے اپنی ایڑی کے بل تو وہ ہرگز نہیں نقصان پہنچائے گا اللہ کو کچھ اور عنقریب اللہ جزا دے گا شکر گذار بندوں کو عمر رض نے کہا گویا ہم نے اس آیت کو اس سے پہلے کبھی نہیں پڑھا تھا پھر لوگ بھی حضرت ابوبکر کے کلام کی بطرح کہنے لگے اور وہ یہی آیت پڑھنے لگے۔ دوشنبہ کی رات آنحضرت کی وفات ہوئی اور دو رات دو دن کا وقفہ گذرنے کے بعد منگل کے روز آپ کی تدفین عمل میں آئی اور بوقت غسل حضرت اسامہ بن زید اور اوس بن خولی پانی ڈالتے جاتے تھے اور حضرت علی اور فضل بن عباس آنحضرت کو غسل دیتے جاتے ۔

تشریح :۔ آنحضرت کی وفات پُر حسرت و انتقال پُر ملال کا واقعہ جانکاہ اور ایک ایسا حادثہ فاجعہ تھا کہ اس وقت ہر شخص کی عقل گم تھی۔ کہ یک بیک چراغ نبوت کیوں چھپ گیا۔ حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کی ذات پُر صفات بھی اس صبر آزما صدمہ کی تاب نہ لا سکی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس وقت حضرت ابوبکر کو صبر و تحمل عطا فرمایا اور آپ نے برسر منبر وہ نصیحت بخش۔ سبق آموز خطبہ دیا کہ لوگوں کے خیالات صحیح ہو گئے ۔ اور منقول

ہے ایک عالم بیخودی کا نازل ہوا۔ عقلیں اپنے ٹھکانے آئیں۔ طبیعتوں کو ایک گونہ ڈھارس ملی چنانچہ خود حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اس بے خودی کے عالم میں جب ابوبکرؓ نے وما محمد الا رسول کی تلاوت کی تو معلوم ہوا کہ یہ آیت پہلی ہی بار سنی ہے ۔

باب ۱۸۳ فضائل شیخین رضی اللہ عنہما!

باب ۱۸۳۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے فضائل!

۳۶۵ ابوحنيفة عن سلمة عن ابي الزعراء عن ابن مسعودؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتدوا باللذين من بعدي ابوبكرؓ وعمرؓ ۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیروی کرو میرے بعد خلیفہ ہونے والے ابوبکرؓ و عمرؓ کی ۔

تشریح :۔ دوسری حدیث میں آنجناب نے چاروں خلفاء کی اتباع پسند و دیا ہے اور فرمایا کہ خلفائے راشدین مہدیین کی پیروی و اتباع کو لازم پکڑو۔ ایک جگہ یوں فرمایا ہے کہ میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں ان میں سے جس کی تم پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ لیکن یہاں ان دو بزرگوں کو اس خصوصی فخر سے نوازا کہ انہیں کی اتباع پسند و دیا۔ کیونکہ ان ہر دو حضرات کی شخصیتیں پھر آخر سب کے بالا و برتر ہیں ان کو جو خصوصیت آنحضرت سے نصیب تھی اس میں یہی دو بزرگ ممتاز تھے ۔

باب ۱۸۴ فضائل عمارؓ و عبد اللہؓ

باب ۱۸۴۔ حضرت عمارؓ اور عبد اللہؓ بن مسعودؓ کے فضائل

۳۶۶ ابوحنيفة عن عبد الملك عن ربعي عن حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتدوا باللذين من بعدي ابي بكر وعمر رضي الله عنهما واهتدوا بهدي عمار وتمسكوا بعهد ابن ام عبد ۔

حضرت حذیفہؓ بن یمان کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیروی کرو میرے بعد خلیفہ ہونے والے ابوبکر اور عمر کی اور اختیار کرو سیرت حضرت عمار کی اور مضبوط تھامو وصیت حضرت عبد اللہؓ بن مسعود کی ۔

تشریح :۔ حضرت شیخینؓ کے فضائل و مناقب سے احادیث کی کتب بھری پڑی ہیں اور آنحضرت نے بڑی محبت سے ان ہر دو بزرگوں کی توصیف فرمائی ہے۔ کہیں ہے کہ نبیین و مرسلین کو چھوڑ کر تمام اگلے پچھلے ادھیڑ عمر اہل جنت کے یہ ہر دو بزرگ سردار ہیں۔ ایک جگہ یوں ارشاد ہے کہ ابوبکر و عمر میرے کان و آنکھ کی جگہ ہیں۔ ایک مقام پر اس طرح ارشاد ہوا کہ ابوبکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے اور وہ دنیا و آخرت